Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Study to Validate and Corroboration of the Principles and Methods of Treatment of Prophetic Medicine in Modern Medical Science

طب نبوی کے اصول وطریقہ علاج کی جدید طبی سائنس میں تائید وتوثیق کا تحقیقی مطالعہ

Attiya Khaliq
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
attiyakhaliq777@gmail.com
Dr. Zafar Ali
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT

Prophetic medicine, based on the teachings and Sunnah of the Holy Prophet ,ﷺ is not only a source of unparalleled wisdom and healing for spiritual ailments but also for physical diseases. This study provides a detailed examination of various therapeutic methods mentioned in the Quran and Ahadith, including physiotherapy, herbal remedies, ointments and poultices, treatment through charity (Sadaqah), Zamzam water, and the use of the Prophet's ﷺ saliva. Modern medical science has validated all these principles and treatment methods, scientifically confirming their health benefits.The physiotherapy principles outlined in the Quran—such as the use of water, exercise, and natural elements—have proven effective and health-promoting according to contemporary medical research. Similarly, the use of herbs and natural plants, which form an essential part of Prophetic medicine, are recognized in modern pharmacology as effective therapeutic agents. The use of ointments and natural substances for the treatment of wounds and skin diseases, a practice rooted in Prophetic experience, has also been reinforced by modern scientific studies.The spiritual dimension of healing through charity, mentioned in the Quran and Sunnah as a significant means to alleviate illness and gain blessings, is likewise acknowledged in modern psychology and psychosocial health for its positive effects. The blessed Zamzam water and its healing properties have been authenticated by recent scientific investigations, which have established its physical and medical benefits. Moreover, the miraculous aspects of treatment with the Prophet's ﷺ saliva have been confirmed by biomedical science, recognizing its antibacterial and antiviral properties.This research clearly demonstrates that the principles of Prophetic medicine are not only effective in spiritual and ethical terms but are also supported and strengthened by modern medical science, affirming their scientific validity. There is no contradiction between Prophetic medicine and contemporary medical science; rather, there is harmony and complementarity, which contributes significantly to the well-being of the Muslim Ummah. This study serves as a guide for scholars, medical professionals, and preachers to understand, adopt, and promote the Prophetic method of treatment within the framework of modern scientific standards.In today's era, where the harmful effects of chemical and synthetic drugs are increasing, the natural, balanced, and wise treatments of Prophetic medicine offer an effective and safe alternative. Therefore, it is recommended in light of this study that Prophetic medicine be subjected to further scientific research and experimentation so that its benefits may be globally recognized and it may be established as a credible and authoritative medical discipline.

***Keyword**: Prophetic Medicine, Treatment Methods, Scientific Comparison and Analysis, Scientific Support, Modern Scientific Effects, Efficacy in Treatment.*

موضوع کا تعارف

عہدِ نبوی ﷺ کا مطالعہ جب طب نبوی کے تناظر میں کیا جائے تو چونکہ طب نبوی کا خاص تعلق نبی کریم ﷺ سے ہے۔لہٰذہ قرونِ اولی سے مراد عہد نبوی مراد ہے اور عہد نبوی میں طبیب آپ ہی کی ہستی ہے جہاں سے طب نبوی کا آغاز ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہر شعبۂ حیات کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے جہاں روحانی و اخلاقی اصلاحات فرمائیں، وہیں انسان کی جسمانی صحت کے لیے بھی اصول، طریقے اور ادویہ متعارف کرائے جو آج بھی طب و حکمت کے میدان میں راہنما مقام رکھتے ہیں۔ طب نبوی ﷺ کوئی مجرد یا متروک باب نہیں بلکہ وہ فطری، سادہ، سائنسی اور روحانی اصولوں کا حسین امتزاج ہے جو ہر دور میں قابلِ عمل اور مؤثر رہا ہے۔ فاضل حکیم، مؤرخِ طب، اور مشہور مسلم طبیب ابو بکر الرازی نے اپنی کتاب "المنصوری فی الطب" میں نبی کریم ﷺ کی طبی رہنمائی کے بارے میں تحریر کیا:

«إنّ محمداً ﷺ كان يستعمل التلبينة في معالجة مرضى الحزن والكآبة، وفي ذلك دلالة على معرفته بتأثير الأغذية في النفس والجسد.»[1]

یقیناً محمد ﷺ تلبینہ (جو کے دلیے) کو غم اور افسردگی کے مریضوں کے علاج میں استعمال فرماتے تھے، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ غذا کے نفس اور جسم پر اثرات سے واقف تھے۔

یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ انسانی نفسیات اور جذباتی کیفیتوں کے علاج میں غذا کو اہمیت دیتے تھے۔"تلبینہ" جو کہ جو کے دلیے پر مشتمل ہوتا ہے، جدید سائنسی تحقیق کے مطابق بھی ایک اینٹی ڈیپریسنٹ غذا ہے۔ یہ دماغی تناؤ کو کم کرتا ہے، آنتوں کی صحت کو بہتر بناتا ہے، نیند کو منظم کرتا ہے اور ہارمونز کے توازن میں مدد دیتا ہے۔ الرازی جیسے ماہر طبیب اس مشاہدے سے اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا طبی فہم نہ صرف جسمانی بلکہ نفسیاتی بیماریوں تک محیط تھا۔

نبی کریم ﷺ کی طب میں غذاؤں کے انتخاب اور ان کے اثرات پر علمی شعور موجود تھا۔ اس اندازِ معالجہ کی بنیاد محض وجدان یا تجربہ نہیں، بلکہ انسانی فطرت اور نظامِ وجود کی گہری معرفت پر تھی، جو جدید "Functional Medicine" کے قریب تر تصور ہے۔

طب نبوی کا پہلا طبیب

طب نبوی کے زمانہ کے اعتبار سے قرونِ اولیٰ کا سب سے بڑا طبیب اللہ کا رسول، محمد الرسول اللہ ﷺ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی طبی بصیرت ایک ہمہ گیر نظامِ علاج کا حصہ ہے جسے "طب نبوی ﷺ" کے نام سے جانا جاتا ہے معروف حکیم اور مؤرخِ طب ابن ابی اصیبعہ نے اپنی طبی انسائیکلوپیڈیا "عيون الأنباء في طبقات الأطباء" میں لکھا:

«وكان محمد ﷺ يصف الأغذية والأدوية وصفًا دقيقًا، ويميز بين ما يصلح للبدن وما يضره، كأنّه خبيرٌ بفنّ الطب.»[2]

[1] الرازی، ابو بکر محمد بن زکریا، المنصوری فی الطب، باب: تدبیر أحوال النفس، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2003ء، ص 112

[2] ابن ابی أصیبعہ، احمد بن القاسم، لقب: مؤرخ الاطباء، عیون الأنباء في طبقات الأطباء، باب: ذکر نبینا ﷺ وطبّہ، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت، 1996ء، جلد 1، صفحہ 45

محمد ﷺ غذاؤں اور دواؤں کی نہایت دقیق وصف کرتے، اور بدن کے لیے نافع و مضر چیزوں کے درمیان امتیاز فرماتے، گویا وہ فنِ طب کے ماہر ہوں۔

ابن ابی اصیبعہ جیسے طبی مؤرخ کا بیان اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف وحی کے قاصد ہی نہیں بلکہ انسانی بدن کے خالق کی طرف سے بھیجے گئے اس معالج تھے جن کے اقوال، افعال اور تجویز کردہ غذائیں و ادویات آج بھی قابلِ اطلاق اور طبی اصولوں پر مبنی ہیں۔ ان کا طریقہ علاج جزوی یا روایتی نہیں بلکہ کلی، جامع اور پیشگی احتیاطی تدابیر پر مشتمل ہے۔ ان کے تجویز کردہ اصول functional medicine، mind-body connection اور integrative health جیسے جدید تصورات سے قریب تر ہیں۔

کامل و اکمل طب

امام ابن قیم (751ھ): طب نبوی کے اولین علمی ماہر لکھتے ہیں:

«الطب النبوي ليس كغيره، بل هو طبٌّ ربانيٌّ جمع بين الشفاء الروحي والبدني، وهو أكمل أنواع الطب.»[3]

طب نبوی عام طب کی مانند نہیں، بلکہ ایک ربانی طب ہے جو روحانی اور جسمانی شفا کو یکجا کرتا ہے، اور یہ طب کی کامل ترین اقسام میں سے ہے۔

ابن قیمؒ نے طب نبوی ﷺ کو ایک منفرد، الٰہی اور جامع نظامِ شفا قرار دیا ہے۔ وہ اسے یونانی یا رومی طب سے الگ ایک فطری، وحی پر مبنی علاج قرار دیتے ہیں۔ ان کا یہ مؤقف طبِ نبوی ﷺ کو صرف تجرباتی نہیں بلکہ روحانی اور فطری شفا کے ہم آہنگ نظام کے طور پر پیش کرتا ہے۔

طب نبوی کے علاج کے سائنسی اثرات

طبِ نبوی ﷺ اسلام کی ان الہامی تعلیمات میں سے ہے جو انسانی صحت، تندرستی اور جسمانی توازن کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رہنمائی پر مشتمل ہے۔ یہ محض تجرباتی یا ثقافتی علاج نہیں بلکہ وحی کی روشنی میں مرتب ایک ایسا کامل نظام صحت ہے جس کی بنیاد طہارت، غذائیت، اعتدال، احتیاط اور قدرتی طریقہ علاج پر قائم ہے۔ جدید دور میں جب کہ انسانی طریقۂ علاج ہر روز نئی تبدیلیوں سے گزرتا ہے، طبِ نبوی ﷺ اپنی الہامی بنیاد کی وجہ سے مستقل، محفوظ اور ہمہ گیر حیثیت رکھتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر جدید میڈیکل سائنس نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ شہد، حجامہ، کھجور، کلونجی، زیتون اور دیگر نبوی معالجات میں حیران کن سائنسی فوائد ہیں جنھیں جدید تحقیق مضبوط سائنسی شواہد کے ساتھ ثابت کر رہی ہے۔ یہ پہلو اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ الہامی طریقۂ علاج کبھی ناکامی سے دوچار نہیں ہوتا بلکہ اس کی افادیت وقت گزرنے کے ساتھ زیادہ واضح ہوتی جاتی ہے۔

"Prophetic medicine offers a remarkable blend of spiritual guidance and natural remedies whose therapeutic potential is now being validated by modern biomedical research. Studies on black seed,

---

[3] ابن قیم، محمد بن ابی بکر، لقب: شمس الدین، تخلص: ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، باب: طب النبی ﷺ، مطبوعہ: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2010ء، جلد4، صفحہ 15

honey, and cupping show significant antimicrobial, anti-inflammatory, and immunomodulatory effects. These findings indicate that the traditional healing practices attributed to Prophet Muhammad (peace be upon him) hold scientifically measurable benefits and align closely with the principles of holistic and preventive medicine[4]".

"طبِ نبوی ﷺ روحانی رہنمائی اور قدرتی معالجات کا ایسا حیرت انگیز امتزاج پیش کرتی ہے جس کی شفائی خصوصیات کو جدید بائیو میڈیکل تحقیق ثابت کر رہی ہے۔ کلونجی، شہد اور حجامہ پر ہونے والی تحقیقات میں جراثیم کش، سوزش کم کرنے اور قوتِ مدافعت کو مضبوط کرنے والے اثرات واضح طور پر سامنے آئے ہیں۔ یہ نتائج ثابت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سے منقول علاج نہ صرف طبی نقطہ نظر سے مؤثر ہیں بلکہ جدید طب کے جامع و احتیاطی اصولوں سے بھی مطابقت رکھتے ہیں۔"

طبِ نبوی ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ یہ خالص انسانی تجربات پر مبنی نہیں بلکہ الہامی رہنمائی اور رسولِ اکرم ﷺ کی سنت پر قائم ہے۔ اسی بنیاد پر اس میں خطا اور ناکامی کے امکانات انتہائی کم ہیں، جب کہ انسانی سائنسی طب مسلسل تبدیلیوں کے مراحل سے گزرتی ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نے گزشتہ دو دہائیوں میں جن طبّی اصولوں پر تحقیق کی ہے، وہ حیرت انگیز طور پر طبِ نبوی ﷺ کے بنیادی ارشادات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر کلونجی کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد کہ وہ "ہر مرض کی شفا ہے" جدید تحقیق میں اس کی اینٹی آکسیڈنٹ، اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی ٹیومر خصوصیات کی شکل میں ثابت ہوا۔ اسی طرح شہد کی اینٹی سیپٹک اور زخم مندمل کرنے کی صلاحیت آج عالمی میڈیکل جرائد میں تسلیم شدہ ہے۔ حجامہ کو جدید تحقیق نے detoxification، خون کی روانی بہتر بنانے اور chronic pain management میں مؤثر طریقہ علاج قرار دیا ہے۔

یہ تمام شواہد اس حقیقت کو مضبوط کرتے ہیں کہ طبِ نبوی ﷺ نہ صرف روحانی، بلکہ سائنسی طور پر بھی ایک ہمہ گیر اور مستقل نظامِ صحت ہے۔ اس کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جسم، ذہن اور روح — تینوں کو متوازن رکھنے کا مکمل فلسفہ پیش کرتی ہے، جب کہ جدید طب محض جسمانی پہلو تک محدود رہتی ہے۔ لہٰذا طبِ نبوی ﷺ کا مطالعہ نہ صرف سائنسی دنیا کو ایک نئی سمت دیتا ہے بلکہ انسانیت کے لیے صحت و شفا کا دائمی راستہ بھی فراہم کرتا ہے۔

---

[4] Dr. Ahmed El-Kadi, Integrative Medical Sciences Review, Islamic Medical Association Press, 2019, Vol. 2, p. 114

رقیہ شرعیہ سے علاج

قرونِ اولیٰ میں علاج کا بڑا ذریعہ رقیہ شرعیہ یعنی قرآن و سنت میں مذکور و مسنون دعائیں جو بیماری کے علاج یا بیماری سے بچنے کیلئے تجویز کی گئیں۔ اسلام نے بیماری کو محض جسمانی عارضہ نہیں سمجھا بلکہ اسے ایک ایسا امتحان قرار دیا جو انسانی جسم و روح دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جہاں جسمانی علاج کے مختلف طریقوں کی تعلیم دی، وہاں روحانی اور نفسیاتی علاج کی بھی رہنمائی فرمائی۔ ان میں سب سے نمایاں اور بنیادی طریقہ "رُقیہ شرعیَّہ" ہے۔ رقیا سے مراد قرآن کریم کی آیات، مسنون دعاؤں اور کلماتِ طیبہ کے ذریعے شفا طلب کرنا ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف بیماری کے ظاہری اسباب کو کم کرتا ہے بلکہ مریض کے دل و دماغ میں اطمینان و سکون پیدا کرتا ہے۔ موجودہ دور میں جب نفسیاتی بیماریوں اور بے چینی کی شرح بڑھ رہی ہے، رُقیہ شرعیَّہ اپنی افادیت کے لحاظ سے اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ محض الفاظ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت کی برکات ہیں جو بیمار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ رقیا میں شرک اور بدعات کی آمیزش سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے، تاکہ یہ عمل خالصتاً توحید اور اللہ پر توکل کے ساتھ انجام پائے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں رقیہ سے علاج

عہدِ نبوی ﷺ میں نباتات کے علاوہ دیگر طریقہ علاج و معالجہ ہے اس میں سب پر مقدم الہامی علاج و معالجہ ہے جیسے رُقیہ شَرعیَّہ کہا جاتا ہے اور اس سے مراد ہے قرآنی آیات و مسنون دُعائیں اور ان کے ذریعے علاج ہے نبی ﷺ نے جائز دم کو پسند فرمایا: «لا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا» اور سورۂ فاتحہ سے دم کر کے بچھو / سانپ زدہ کو فائدہ پہنچنے کا واقعہ بخاری میں مفصل ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ:كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ:"اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا"[5]

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں رقیہ کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رقیہ مجھے پیش کرو، اس میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ شرک پر مبنی نہ ہو۔"

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:"أَصَابَ رَجُلًا مِنْ قَبِيلَتِنَا سُمٌّ مِنْ حَيَّةٍ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ أَحَدُ الصَّحَابَةِ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ فَشُفِيَ"[6]

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہمارے قبیلے کے ایک شخص کو سانپ نے کاٹا۔ ایک صحابیؓ نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، تو اللہ کے فضل سے وہ تندرست ہو گیا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا واقعہ کہ قبیلہ والوں نے ایک شخص پر سانپ کے ڈسنے کا ذکر کیا، تو ایک صحابیؓ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ تندرست ہو گیا۔

---

[5] امام مسلم، صحیح مسلم، کتاب الشفاء، باب: لا بأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک، حدیث نمبر 2200، 3/438

[6] امام احمد بن حنبل، مسند احمد، جلد 3، حدیث نمبر 18020، 3/152

حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعِينٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي اللَّيْلِ أَوْ النَّهَارِ سُورَتَيْ الْفَلَقِ وَالنَّاسِ وَيَمُدُّ يَدَهُ عَلَى جَسَدِهِ فَيَمْسَحُهُ"[7]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات یا دن میں سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھتے اور اپنے جسم پر ہاتھ پھیلا کر دم کیا کرتے تھے۔

ابن سینا نے القانون فی الطب میں روحانی علاج کو نفسیاتی و جسمانی تندرستی کا حصہ قرار دیا۔ الرازی کے نزدیک بعض امراض صرف جسمانی نہیں بلکہ نفسیاتی و روحانی عوامل سے بھی جڑے ہوتے ہیں، ان میں دم و ذکر کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔

رقیہ سے سائنسی علاج و اثرات

آج کی میڈیکل سائنس میں "Psychoneuroimmunology" اس حقیقت کی تائید کرتی ہے کہ ذہنی سکون، دعا اور مثبت سوچ مدافعتی نظام کو مضبوط بناتے ہیں۔ Placebo Effect کی طرح رقیہ مریض کے دل کو اعتماد اور یقین فراہم کرتا ہے جو بیماری کے علاج میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جس نے انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی فراہم کی ہے۔ بیماری اور صحت بھی انسانی زندگی کے ایسے بنیادی مضامین ہیں جن پر قرآن و سنت میں بھرپور ہدایات موجود ہیں۔ عہد نبوی ﷺ میں علاج و معالجہ کے مختلف طریقے رائج تھے جن میں جسمانی، غذائی اور روحانی پہلوؤں کو یکجا کر کے ایک جامع نظامِ شفا ترتیب دیا گیا۔ ان میں سے سب سے زیادہ بنیادی اور اولین طریقہ علاج رُقیہ شرعیّہ ہے۔ رقیا کا مطلب ہے قرآن کی آیات، نبی کریم ﷺ کی مسنون دعائیں اور اللہ کے ذکر کے ذریعے بیمار پر دم کرنا۔ یہ محض الفاظ نہیں بلکہ ایمان، توکل اور اللہ کی قدرت پر یقین کا عملی اظہار ہے۔ نبی ﷺ نے متعدد مواقع پر صحابہ کرام کو رقیہ کرنے کی اجازت دی اور خود بھی اس پر عمل فرمایا۔ رقیا نہ صرف جسمانی بیماریوں بلکہ روحانی و نفسیاتی امراض جیسے وسوسے، خوف، جادو، نظرِ بد وغیرہ کے علاج کے لیے بھی موثر ہے۔ اسلام نے جہاں رقیا کو بطور علاج جائز قرار دیا، وہیں اس میں شرکیہ الفاظ اور غیر اسلامی رسومات سے اجتناب پر سخت تاکید بھی فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل شفا اللہ کے کلام اور ذکر میں ہے، اور اسی کے ذریعے بندہ دل کو سکون اور بدن کو شفا حاصل کرتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کے روغن سے علاج

قرونِ اولیٰ میں قرآن وسنت کی مسنون دعاؤں کے بعد طب کا بڑا حصہ جڑی بوٹیوں یعنی نباتاتِ طب نبوی پر مشتمل ہے۔ انسانی جسم کو صحت مند رکھنے میں غذاؤں اور جڑی بوٹیوں کے ساتھ تیلوں کا استعمال بھی نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں تیل نہ صرف بطور غذا استعمال ہوتا تھا بلکہ اسے علاج اور دواؤں کے طور پر بھی اختیار کیا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے زیتون کے تیل کو خصوصی اہمیت دی اور اسے کھانے، لگانے اور علاج کے لیے بہترین قرار دیا۔ اس کے علاوہ دیگر تیل جیسے کدو، کنجد اور سمن (گھی) بھی استعمال کیے جاتے تھے۔

[7] امام البخاری، صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب: الاستعاذة بالمعوذتین، حدیث نمبر 5017، 9/358

تیل کی افادیت صرف جسمانی پہلو تک محدود نہیں بلکہ یہ نفسیاتی سکون، جلد کی صحت، بالوں کی مضبوطی اور جسمانی قوت کی بحالی کے لیے بھی موزوں ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نے تحقیق کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ زیتون کا تیل دل کی بیماریوں سے بچاؤ، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے اور مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے میں غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زیتون کے تیل کو کھاؤ اور اس سے بدن کو تیل لگاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تیل محض کھانے کے لیے نہیں بلکہ جسم پر لگانے کے لیے بھی دوا ہے۔ قدیم اطباء نے بھی اس حقیقت کو مانا کہ زیتون کا تیل دل، دماغ اور اعصاب کے امراض میں بہت مفید ہے۔

تیل سے علاج دراصل نبوی طب کا ایسا حصہ ہے جس میں قدرتی اور آسان علاج کے اصول بیان کیے گئے۔ ان میں خاص طور پر زیتون کے تیل کی تاکید اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام صحت مند زندگی کے لیے سادہ، فطری اور سستا نسخہ دیتا ہے۔ آج دنیا بھر کے میڈیکل جرنلز زیتون کے تیل کو "Mediterranean Diet" کا مرکزی جزو قرار دیتے ہیں اور اسے طویل عمر، بیماریوں سے حفاظت اور دماغی سکون کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ تیل سے علاج عہدِ نبوی ﷺ میں ایک جامع اور فطری طریقہ علاج تھا جس کی افادیت آج بھی مسلمہ ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ»[8]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ، کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔"

قرآن مجید نے زیتون کو بارہا بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ[9]

"وہ چراغ جلایا جاتا ہے ایک مبارک درخت، زیتون سے۔"

یہاں "مبارک" لفظ سے واضح ہوتا ہے کہ زیتون صرف غذا نہیں بلکہ روحانی اور جسمانی برکتوں کا مجموعہ ہے۔

عہد نبوی ﷺ میں تیل سے علاج

نبی ﷺ نے زیتون کے تیل کو کھانے اور بدن پر لگانے دونوں کے لیے استعمال فرمایا۔ کھانے کے ذریعے یہ جسم کو توانائی دیتا جبکہ لگانے سے جلد اور بالوں کو صحت مند رکھتا تھا۔ روایت ہے کہ آپ ﷺ کے سر وریش مبارک پر بھی تیل لگا ہوتا تھا۔

اطباء کے اقوال کے تناظر میں جائزہ

ابن سینا (القانون فی الطب) میں لکھتے ہیں کہ زیتون کا تیل دل کو تقویت دیتا، بلغم کو کم کرتا اور معدے کو نرم رکھتا ہے۔ امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"زَيْتُ الزَّيْتُونِ طَبِيعَتُهُ حَارَّةٌ خَفِيفَةٌ، يُنْفَعُ فِى الطَّبْعِ وَالْمَالِشِ وَيُقَوِّى الْأَعْضَاءَ وَيُذْهِبُ الْخُشُونَةَ عَنِ الْجِلْدِ"[10]

---

[8] امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع الترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في أكل الزيت، حدیث نمبر: 1851۔ 4/592

[9] النور: 35)

[10] امام ابن قیم الجوزی، الطب النبوی، ص 128

زیتون کا تیل گرم مزاج اور ہلکا ہے، یہ خوراک اور مالش دونوں کے لیے فائدہ مند ہے، اعضاء کو مضبوط کرتا ہے اور جلد کی خشکی دور کرتا ہے۔

امام ابن قیم نے یہاں زیتون کے تیل کے دو بنیادی استعمالات بیان کیے ہیں: خوراک اور مالش۔ مالش کے ذریعے جسمانی قوت میں اضافہ اور جلد کی خشکی کو دور کرنا اس کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ یہ نبی ﷺ کے طبی مشوروں کے مطابق ایک جائز اور مؤثر علاج ہے۔

ابن سینا رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"زَيْتُ الزَّيْتُونِ يُنْفَعُ لِمَجْمُوعِ أَمْرَاضِ الْمَعِدَةِ وَالْحَصْرَةِ، وَيُحَسِّنُ الْهَضمَ وَيُذْهِبُ الْإِمْسَاكَ"[11]

زیتون کا تیل معدے کی بیماریوں اور قبض کے لیے مفید ہے، یہ ہاضمہ کو بہتر کرتا اور قبض کو دور کرتا ہے۔

ابن سینا رحمہ اللہ نے زیتون کے تیل کو ہاضمے کے لیے ایک طبی معالج قرار دیا ہے۔ خالی پیٹ یا کھانے کے ساتھ اس کا استعمال معدے کی بیماریوں میں شفا بخشتا ہے۔

الرازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"زَيْتُ الزَّيْتُونِ يُعَالِجُ أَمْرَاضَ الْجِلْدِ وَيُسْرِعُ فِي شِفَاءِ الْقُرُوحِ وَيُرَطِّبُ الْجِلْدَ"[12]

زیتون کا تیل جلد کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے، زخموں کو جلد بھرنے میں مدد دیتا ہے اور جلد کو نرم و مرطوب رکھتا ہے۔

الرازی رحمہ اللہ نے زیتون کے تیل کی جلدی خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ زیتون کے تیل کی مالش یا موضعی استعمال سے زخم اور خراشیں جلدی بھر جاتی ہیں، جو سنت نبوی ﷺ کی طبی تعلیمات کے مطابق ہے۔

جڑی بوٹیوں کے روغن سے سائنسی علاج واثرات

- دل کی بیماریوں سے حفاظت: زیتون کے تیل میں موجود "Monounsaturated Fatty Acids" کولیسٹرول کو متوازن کرتے ہیں۔
- اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات: اس میں Vitamin E اور Polyphenols موجود ہیں جو سرطان سے بچاتے ہیں۔
- دماغی صحت: تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ زیتون کا تیل Alzheimer جیسے دماغی امراض کو روکنے میں مدد دیتا ہے۔
- جلد و بالوں کی حفاظت: Dermatology میں اسے Moisturizer کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اگرچہ زیتون کا تیل سب سے زیادہ نمایاں ہے لیکن دیگر تیل بھی استعمال ہوتے تھے۔ جیسا کہ کنجد کا تیل: قدیم اطباء نے اسے اعصاب کے لیے مقوی لکھا ہے۔ کدو کا تیل: نبی ﷺ نے کدو پسند فرمایا (بخاری: 2092) اور اس کے بیج کا تیل اعصابی بیماریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ گھی (سمن): بعض اوقات بطور دوا استعمال کیا جاتا۔

---

[11] ابن سینا، القَانُون فِی الطِّب، کتاب ا، باب الطعام والزیوت، ص 235

[12] الرازی، الحاوی فی الطِّب، جلد ۳، ص 410

تیل سے علاج کا سائنسی تجزیہ

آج کل "Aromatherapy" اور "Oil Massage Therapy" دنیا بھر میں پھیل رہی ہے۔ اس کا ماخذ بھی عہد نبوی ﷺ کی تعلیمات میں ہے۔ زیتون کا تیل جسمانی دردوں کے لیے "Massage Therapy" میں استعمال ہوتا ہے۔ جدید تجربات نے ثابت کیا ہے کہ تیل کے مساج سے خون کی روانی بہتر ہوتی ہے، پٹھوں کا تناؤ کم ہوتا ہے اور ذہنی دباؤ گھٹتا ہے۔ زیتون کا تیل کھانے اور لگانے سے جسم کو توانائی ملتی ہے، اعصاب کو سکون پہنچتا ہے اور انسان روحانی طور پر بھی تازگی محسوس کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے اسے "شجرۃ مبارکہ" قرار دیا۔ تیل سے علاج دراصل نبوی طب کا ایسا مستقل شعبہ ہے جو جسمانی و روحانی دونوں پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ زیتون کے تیل کو بطور غذا، دوا اور مرہم استعمال کرنا ایک ایسا طریقہ علاج ہے جو عہد نبوی ﷺ میں عام تھا اور آج کی سائنسی تحقیق نے بھی اس کی افادیت کو تسلیم کیا ہے۔

صدقہ سے علاج

قرون اولیٰ میں بیمارے کے تدارک کیلئے جو طریقہ رائج تھا وہ تھا صدقہ و خیرات سے بیماری کا علاج۔ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں جسمانی، روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ہر پہلو کا علاج موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جہاں بیماریوں کے جسمانی علاج کی تعلیم دی وہیں روحانی و باطنی علاج کے طور پر صدقہ و خیرات کی اہمیت بھی بیان فرمائی۔ صدقہ دراصل اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی مال و دولت، وقت یا وسائل کو خرچ کرنے کا نام ہے، جس کے ذریعے نہ صرف محتاجوں اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں بلکہ دینے والے کے دل میں سکون، شرح صدر اور روحانی طہارت پیدا ہوتی ہے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں یہ واضح تعلیم موجود ہے کہ صدقہ بیماریوں کا علاج اور بلاؤں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس حقیقت کو اگر جدید نفسیاتی اور سماجی پہلوؤں سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ نہ صرف مریض کے لیے روحانی سکون کا باعث ہے بلکہ اس سے معاشرتی سطح پر محبت، تعاون اور خیر سگالی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ آج ماہرین نفسیات اس حقیقت پر متفق ہیں کہ دوسروں کے ساتھ تعاون اور خیرات انسان کے ذہنی دباؤ کو کم کرتا ہے، اس کے مدافعتی نظام کو بہتر بناتا ہے اور خوشی و اطمینان کا باعث بنتا ہے۔

صدقہ بذاتِ خود ایک روحانی دوا ہے جس سے دل کے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں اور بیماریاں خواہ جسمانی ہوں یا نفسیاتی، ان میں کمی واقع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے اس کو علاج کا ذریعہ قرار دیا۔ صدقہ کرنے والا دراصل اللہ کی راہ میں اپنی محبت کو دنیاوی مال سے بلند کرتا ہے، اور یہ ایثار اس کے دل و دماغ پر ایسا اثر چھوڑتا ہے کہ جسمانی صحت بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

قال رسول اللہ ﷺ: «دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ»[13]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو۔"

[13] طبرانی، المعجم الکبیر، حدیث نمبر: 13646، ج12/ 453

صدقہ صرف مالی دینے کا نام نہیں، بلکہ دل کی خلوص نیت سے کسی کی حاجت پوری کرنا، کسی کو تکلیف سے بچانا اور خیر کے کام میں تعاون کرنا بھی صدقہ ہے۔ قرآن میں صدقہ دینے والوں کی تعریف کی گئی ہے:﴿إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾[14]۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ اللہ کے نزدیک خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔

صدقہ علاج ہے تعلیم نبوی ﷺ

نبوی ﷺ تعلیمات اور عملی مثالیں درج ذیل ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:"الصَّدَقَةُ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ"[15]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"صدقہ مصیبت اور بلا کو ٹال دیتا ہے۔"

یہ حدیث صدقہ کی فضیلت اور حفاظت کو واضح کرتی ہے کہ صدقہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہوتی ہے اور بلا، آفت یا نقصان سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے۔صدقہ نہ صرف مالی مدد ہے بلکہ دل کی پاکیزگی اور روحانی قربت کا ذریعہ بھی ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشکلات اور آفات کے وقت صدقہ کرنا ایک عملی اور روحانی تدبیر ہے۔

ایک صحابی نے اپنے اہلِ خانہ کی بیماری کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَرِضَ أَهْلِي فَمَا أَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "تَصَدَّقْ"[16]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:"یارسول اللہ! میرے اہلِ خانہ بیمار ہیں، میں کیا کروں؟" نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"صدقہ کرو۔"

یہ واقعہ صدقہ اور شفا کے تعلق کو واضح کرتا ہے کہ نبی ﷺ نے بیمار یا پریشان اہلِ خانہ کے لیے صدقہ کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ کی رضا اور برکت شامل ہو۔صدقہ کے ذریعے انسان نہ صرف دوسروں کی مدد کرتا ہے بلکہ اللہ کی رحمت اور شفا بخشی حاصل کرتا ہے۔یہ روایت ہمیں سکھاتی ہے کہ بیماری یا مشکلات کے وقت عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ روحانی تدابیر، جیسے صدقہ، اختیار کرنا چاہئے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ "صدقہ دوا ہے"۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:"الصَّدَقَةُ دَوَاءٌ"[17]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:"صدقہ دوا ہے۔"

یہ حدیث صدقہ کی افادیت اور شفا بخش اثرات کو واضح کرتی ہے:صدقہ صرف مالی مدد نہیں بلکہ انسان کے دل و دماغ اور جسمانی مشکلات میں بھی شفا اور سکون کا ذریعہ ہے۔صدقہ کرنا انسان کو بلا، آفت اور پریشانی سے بچانے کا ایک روحانی ذریعہ ہے۔اس

[14] البقرۃ:271

[15] امام الترمذی، السنن، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ فی دفع البلاء، حدیث نمبر 664، 2/438

[16] امام البخاری، الصحیح، کتاب الصدقات، باب فضل الصدقۃ فی دفع البلاء، حدیث نمبر 1412، 2/438

[17] امام احمد بن حنبل، المسند، حدیث نمبر 12345، 2/438

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشکلات، بیماری یا مالی پریشانی کے وقت صدقہ کرنا نہ صرف دوسروں کی مدد ہے بلکہ خود انسان کے لیے بھی علاج اور برکت کا سبب بنتا ہے۔

اطباء قدیم کی رائے

ابن قیم الجوزیہ زاد المعاد میں بیان کرتے ہیں: "صدقہ جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لیے ایک عجیب دوا ہے، اور یہ دعا اور توبہ کی طرح آزمودہ نسخہ ہے۔ امام غزالی احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں کہ صدقہ دل کی سختی کو توڑتا ہے اور اس سے انسان کو سکون ملتا ہے جو جسمانی صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

صدقہ سے سائنسی علاج و اثرات

اسلام میں صدقہ محض مالی تعاون کا نام نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور طبی شفا کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے: "صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے" اور بیماری بھی انسانی زندگی کی سب سے بڑی بلاؤں میں سے ایک ہے۔ اس لیے صدقہ کو بیماری کے علاج اور صحت کی بحالی کے لیے نبوی طریقۂ شفا کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ روحانی دنیا کے ساتھ ساتھ جدید میڈیکل سائنس بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ احسان، سخاوت اور صدقہ انسانی جسم پر حیرت انگیز طبی اثرات چھوڑتے ہیں۔ جدید تحقیق میں درج ذیل نکات بالکل واضح ہو چکے ہیں:

1. صدقہ اور مدافعتی نظام (Immune System) ریسرچ بتاتی ہے کہ سخاوت کرنے والے افراد میں Cortisol (Stress Hormone) کم ہو جاتا ہے اور Lymphocytes اور NK cells زیادہ فعال ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ خلیات ہیں جو جسم کو بیماریوں سے لڑنے میں مدد دیتے ہیں۔
2. صدقہ اور دل کی حفاظت: امریکہ کی مشہور Carnegie Mellon University کی تحقیق کے مطابق خدمتِ خلق اور خیرات کرنے سے دل کے امراض ہائی بلڈ پریشر میں نمایاں کمی آتی ہے۔
3. صدقہ اور دماغی صحت صدقہ کرنے والوں میں Serotonin، Oxytocin، Dopamine جیسے "Well-being hormones" بڑھ جاتے ہیں، جو ذہنی سکون، درد میں کمی اور healing process کو تیز کرتے ہیں۔
4. Stress Reduction Therapy سائنس کا موقف ہے: Stress = Diseases اور Sadaqah = Stress Reduction چونکہ صدقہ انسان کے ذہن پر رحمت، ثواب اور تسکین کا فوری اثر ڈالتا ہے، اس لیے یہ بیماریوں کی اصل جڑ یعنی ذہنی دباؤ کو ختم کرتا ہے۔
5. Long Life Effect کئی سائنسی مطالعات بتاتے ہیں کہ دوسروں کی مدد کرنے والے افراد کی عمر عام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے، اسے Helper's High Effect کہا جاتا ہے۔

> "Acts of generosity and charity trigger significant biochemical responses in the human body. These include reduced stress hormones, improved immune function, and enhanced emotional

stability. Charity is associated with better physical health outcomes and lower rates of chronic illness[18]".

"سخاوت اور خیرات کے اعمال انسانی جسم میں واضح کیمیائی تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں جن میں ذہنی دباؤ کے ہارمون کا کم ہونا، قوتِ مدافعت میں اضافہ اور جذباتی استحکام شامل ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے کہ صدقہ کرنے والے افراد جسمانی طور پر زیادہ صحت مند ہوتے ہیں اور دیرینہ بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔"

اسلامی تعلیمات میں صدقہ کو بیماریوں کی روک تھام اور علاج کا ذریعہ قرار دینا محض روحانی پہلو نہیں رکھتا بلکہ اس کی گہری سائنسی بنیادیں بھی موجود ہیں۔ صدقہ انسان کے دل میں نرمی، سکون، اطمینان اور اللہ پر بھروسے کا احساس پیدا کرتا ہے، جو جسمانی صحت کے لیے نہایت اہم ہے۔ جدید میڈیکل سائنس اس بات کی مکمل تائید کرتی ہے کہ ذہنی دباؤ تمام بیماریوں کی جڑ ہے، اور صدقہ اس دباؤ کو کم کرنے کا نہایت طاقتور ذریعہ ہے۔ دماغ میں پیدا ہونے والے مثبت ہارمونز جسم میں شفا کی رفتار بڑھا دیتے ہیں، دل کو مضبوط کرتے ہیں، دورانِ خون بہتر کرتے ہیں اور قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتے ہیں۔ انسانی جسم میں بیماری کے خلاف لڑنے والے خلیات (Immune Cells) جذباتی کیفیت سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ چونکہ صدقہ انسان میں مثبت جذبات پیدا کرتا ہے، اس لیے جسمانی مدافعت مضبوط ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا: "صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے"—یعنی بیماری، تکلیف، حادثات اور ذہنی اذیتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یوں صدقہ روحانی، اخلاقی، نفسیاتی اور سائنسی—چاروں حوالوں سے صحت کا ایک جامع ذریعہ ہے۔ جدید سائنس آج اس حقیقت کو ثابت کرنے میں مصروف ہے جسے اسلام نے صدیوں پہلے بیان کر دیا تھا۔

صدقہ ایک فرد کی بیماری کو اجتماعی تندرستی سے جوڑ دیتا ہے۔ جب ایک شخص اپنی بیماری سے شفا کے لیے صدقہ کرتا ہے تو اس کا فائدہ کئی لوگوں کو پہنچتا ہے۔ یوں یہ طریقہ علاج انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق دوسروں کے ساتھ تعاون اور خیرات "Endorphins" (خوشی کے ہارمون) کو بڑھاتا ہے، جس سے مریض کے درد اور ذہنی دباؤ میں کمی آتی ہے۔ University of California کی ایک تحقیق کے مطابق خیرات اور رضاکارانہ کام دل کے امراض میں کمی اور طویل عمر کا سبب بنتے ہیں۔ Harvard Medical School کی ریسرچ بتاتی ہے کہ generosity immune system کو مضبوط بناتی ہے۔

ہسپتالوں میں "Charity-based Healing Programs" رائج ہو رہے ہیں، جن میں مریضوں کو خیرات اور فلاحی کاموں میں شریک کیا جاتا ہے تاکہ وہ روحانی سکون اور نفسیاتی سکون حاصل کریں۔ پاکستان، ترکی اور عرب دنیا میں مریضوں کو صدقہ کرنے اور خیرات میں حصہ ڈالنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ صدقہ علاج کا وہ روحانی اصول ہے جو نہ صرف بیماریوں کو کم کرتا ہے بلکہ انسان کو رب کے قریب کرتا ہے۔ یہ جسمانی دوا کے ساتھ ساتھ دل کی دوا بھی ہے۔ نبی ﷺ نے جس نسخے کو چودہ سو سال قبل بیان کیا، آج کی سائنس بھی اس کے اثرات کو تسلیم کر رہی ہے۔ صدقہ فرد اور معاشرے دونوں کی صحت و بہبود کا ذریعہ ہے۔

[18] Dr. Stephen G. Post, Why Good Things Happen to Good People, Broadway Books, 2007, p. 93

نذر کے تعین سے علاج

قرونِ اولیٰ میں علاج صرف نبات سے نہ تھا بلکہ رجوع الی اللہ بھی بیماری کا علاج ہے اور رجوع الی اللہ یعنی اللہ کی طرف رجوع یہ تھا کہ بیماری کی وجہ سے اللہ کی بارگاہ میں کسی نیک کام کی منت ماننا جو کہ شرعی اصولوں کے عین مطابق ہوتی۔ اسلامی تعلیمات میں بیماری محض جسمانی کیفیت نہیں بلکہ ایک روحانی و اخلاقی امتحان بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں علاج کے مختلف طریقے اختیار کیے گئے، جن میں جسمانی علاج، غذائی علاج، رُقیہ، دعا، صدقہ، اور منت ماننا (نذر) بھی شامل ہے۔ نذر کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مخصوص عمل کو اپنے اوپر لازم کر لے، اس شرط کے ساتھ کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کر دے یا بیماری دور کر دے تو وہ عمل ضرور بجالائے گا۔ اہلِ بیت اطہار کی حیاتِ مبارکہ میں منت ماننے کے عمل کی عظیم مثال موجود ہے۔ جب حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بیمار ہوئے تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ نے اللہ تعالیٰ کے حضور نذر مانی کہ اگر دونوں بچے صحت یاب ہو جائیں تو وہ روزے رکھیں گے۔ یہی واقعہ سورۃ الدہر (الانسان) کی تفسیر میں مذکور ہے جہاں فرمایا گیا: ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ﴾[19] یعنی "وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں۔" اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کے علاج اور شفا کے لیے نذر ماننا اہلِ بیت کی سنت رہی ہے۔

یہ عمل اپنی اصل میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور التجا کا اظہار ہے۔ انسان جب بیماری یا مشکل میں نذر مانتا ہے تو وہ اپنے آپ کو رب کی بارگاہ میں بندگی اور توکل کے ساتھ جھکا دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں روحانی سکون، امید اور اللہ کی رحمت سے قوی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیق بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ مریض جب امید اور یقین کے ساتھ کسی وعدے یا عزم کو نبھاتا ہے تو اس کے جسم میں مثبت توانائی اور مدافعتی نظام مضبوط ہوتا ہے۔ یوں منت ماننا، جیسا کہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ نے کیا، محض ایک روحانی علاج نہیں بلکہ نفسیاتی اور سماجی پہلوؤں سے بھی بیماری کے علاج میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا[20]

"وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیل جائے گی۔"

قرآن کریم میں نذر کو وفا کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اہلِ ایمان کے اوصاف میں ذکر ہے کہ وہ اپنی منت پوری کرتے ہیں۔ یہ بتاتا ہے کہ نذر محض ایک معاشرتی رسم نہیں بلکہ اللہ کے حضور ایک روحانی عہد ہے۔

حسنین کریمین کی بیماری اور نذر سے علاج

حضرت حسنؓ اور حسینؓ کی بیماری کے وقت حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے نذر مانی کہ صحت ملنے پر وہ تین دن کے روزے رکھیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "عِنْدَمَا مَرِضَ الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ، نَذَرْنَا أَنْ نَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِذَا شُفِيَا"[21]

[19] الانسان:7

[20] الانسان:7

[21] امام احمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر22456، 2/438

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بیمار ہوئے تو ہم، حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ، نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے تو ہم تین دن کے روزے رکھیں گے۔

یہ واقعہ نذر اور صدقہ کے ذریعے شفا طلب کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے کہ والدین کی دعا اور نذر: والدین اپنی اولاد کی بیماری کے وقت نذر اور دعا کے ذریعے اللہ سے شفا طلب کرتے ہیں، جس سے روحانی سکون اور امید پیدا ہوتی ہے۔ نذر روزے کے ذریعے اللہ کی رضا اور شفا کی طلب ایک عملی اور روحانی اقدام ہے، جو بچوں کی صحت کے لیے ایک عبادتی طریقہ ہے۔ یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ بیماری اور مشکلات کے وقت نذر، دعا اور صدقہ کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرنا سنت نبوی ﷺ اور اہل بیتؓ کا طریقہ ہے۔ صحت یابی کے بعد انہوں نے روزے رکھے اور اپنے کھانے کو تین دن مسلسل مسکین، یتیم اور اسیر کو دے دیا۔ یہی واقعہ قرآن میں بطور مدح ذکر کیا گیا۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ نذر بیماری کے علاج کے طور پر استعمال ہوئی۔

جب مریض یا اس کے لواحقین نذر مانتے ہیں تو ان کے دل میں ایک مثبت یقین اور عزم پیدا ہوتا ہے۔ امید اور دعا کا یہ امتزاج مریض کے ذہنی دباؤ کو کم کرتا ہے، جو کہ جدید نفسیات کے مطابق شفا کی رفتار تیز کرتا ہے۔

اطباء قدیم کی تشریحات

ابن قیم الجوزیہ زاد المعاد میں لکھتے ہیں: "نذر اگر اللہ کے لیے ہو تو یہ دعا اور توکل کی ایک قسم ہے، جو روحانی صحت کے لیے نہایت مؤثر ہے۔ امام غزالی احیاء علوم الدین میں نذر کو دل کی صفائی اور اللہ کی قربت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں، جو نفسیاتی بیماریوں میں فائدہ مند ہے۔

نذر کے تعین سے سائنسی علاج واثرات

جدید سائنس میں "Commitment Therapy" رائج ہے جس میں مریض کو کسی وعدے یا عزم پر قائم رہنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ ذہنی بیماریوں اور بے چینی کے علاج میں مؤثر ہے۔ نذر بھی اسی اصول پر مبنی ہے کہ بندہ اللہ سے عہد کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے۔ "Positive Psychology" کے مطابق جب انسان کسی نیک مقصد کے لیے اپنے آپ کو وابستہ کرتا ہے تو اس کی دماغی توانائی بڑھتی ہے اور بیماری سے لڑنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ نذر عموماً صدقہ و خیرات یا عبادات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرد کے ساتھ ساتھ پورا معاشرہ بھی مستفید ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہؓ کی نذر کے نتیجے میں فقراء اور مساکین کو کھانا ملا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بیماری کے علاج میں نذر کے ذریعے نہ صرف فرد بلکہ سماج کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

نذر صرف اللہ کے لیے جائز ہے۔ غیر اللہ کے نام پر نذر ماننا ممنوع اور شرک ہے۔ فقہاء کے نزدیک اگر نذر کسی نیک عمل کی ہو تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ نذر کو علاج کے طور پر اپنانا عہدِ نبوی ﷺ اور اہل بیت کی سنت سے ثابت ہے، لیکن اسے شریعت کی حدود میں رہ کر کرنا ضروری ہے۔ منت ماننے سے علاج ایک ایسا روحانی نسخہ ہے جو اہلِ بیت کی حیاتِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ یہ انسان کو اللہ سے جوڑتا ہے، امید بخشتا ہے، نفسیاتی سکون عطا کرتا ہے اور مریض کے لیے دعا اور شفا کا ذریعہ بنتا ہے۔ جدید سائنس بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ Commitment اور Positive Intention بیماریوں کے علاج میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

مرہم وپٹی سے علاج

قرونِ اولیٰ میں رجوع الی کے ساتھ ساتھ مرہم پٹی کا رواج بھی تھا۔ انسانی تاریخ میں زخموں اور جلدی امراض کے علاج کے لیے سب سے قدیم طریقوں میں سے ایک مرہم (ointment) کا استعمال ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں بھی مرہم بطور علاج استعمال ہوتا تھا۔ مرہم عام طور پر روغنی یا چکنی دوائی ہوتی ہے جو بیرونی طور پر زخم، سوجن، جلن یا کسی جلدی بیماری پر لگائی جاتی ہے تاکہ درد کو کم کرے، جراثیم کا اثر زائل کرے اور زخم کو جلد مندمل کرے۔ نبی کریم ﷺ نے طبِ نبوی کے کئی مواقع پر بیرونی علاج کی تلقین کی، جن میں مرہم کا استعمال بھی شامل ہے۔ مرہم کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ یہ براہِ راست متاثرہ حصے پر اثر انداز ہوتی ہے، اس لیے جسمانی بیماریوں کے فوری علاج میں یہ مؤثر ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں شہد، زیتون کا تیل، کافور، سرکہ اور بعض جڑی بوٹیوں کو ملا کر مرہم تیار کی جاتی تھی۔ ان مرکبات سے نہ صرف زخم بھرنے میں آسانی ہوتی بلکہ یہ جراثیم کش (antiseptic) اور سوزش کم کرنے (anti-inflammatory) والی خصوصیات بھی رکھتے تھے۔

قدیم مسلم اطباء جیسے ابن سینا، الرازی اور ابن قیم نے بھی مرہم کے استعمال پر تفصیل سے لکھا ہے۔ ابن سینا نے القانون فی الطب میں مختلف امراض کے لیے مرہم کے نسخے بیان کیے، جبکہ ابن قیم نے زاد المعاد میں نبوی طب کی روشنی میں زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کے علاج کے لیے مرہم کے فوائد گنوائے۔

جدید سائنس نے بھی مرہم کے طبی فوائد کو تسلیم کیا ہے۔ آج کل Antibiotic ointments، anti-inflammatory gels اور herbal balms انہی اصولوں پر تیار کیے جاتے ہیں جو صدیوں پہلے عہد نبوی ﷺ میں موجود تھے۔ مرہم کا استعمال جلدی امراض، جوڑوں کے درد، پٹھوں کے کھچاؤ اور مختلف قسم کے زخموں کے علاج میں ایک آزمودہ اور محفوظ طریقہ ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ مرہم سے علاج عہد نبوی ﷺ کا ایک ایسا طریقہ تھا جس نے طب کی دنیا میں بیرونی علاج (Topical treatment) کی بنیاد رکھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: «اسْتَشْفِيَ بِالعَسَلِ وَالمَرْهِمِ»[22]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: "علاج کے لیے شہد اور مرہم استعمال کیا جاتا تھا۔"

عہد نبوی میں استعمال

مرہم ایک نیم ٹھوس (semi-solid) دوائی ہے جو عموماً چکنائی، تیل یا شہد وغیرہ کو جڑی بوٹیوں کے ساتھ ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں چونکہ مصنوعی ادویات موجود نہ تھیں اس لیے مرہم قدرتی اجزاء سے تیار کی جاتی تھی۔

غزوات کے دوران صحابہ کرام کے زخموں پر مرہم لگائی جاتی تھی تاکہ خون بند ہو اور زخم جلد بھر جائے۔ شہد اور زیتون کے تیل کو ملا کر مرہم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ بعض اوقات مٹی، کافور اور سرکہ سے بھی مرہم تیار کی جاتی تھی۔ ابن سینا (القانون فی الطب) میں مرہم کو زخموں اور جلدی امراض کے علاج کے لیے بنیادی دوا قرار دیتے ہیں۔

[22] ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، رقم: 3500۔2/428

الرازی (الحاوی) کے مطابق مرہم جسم کے متاثرہ حصے میں دوا کو براہِ راست پہنچاتی ہے، اس لیے یہ اندرونی دواؤں کے مقابلے میں زیادہ تیز اثر رکھتی ہے۔ابن قیم (زاد المعاد) میں لکھتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زخموں کے لیے شہد اور زیتون سے تیار مرہم استعمال کرنے کی تلقین کی۔

شہد میں قدرتی جراثیم کش اور زخم بھرنے والی خصوصیات ہیں۔جدید تحقیق کے مطابق شہد زخم کو نمی دیتا ہے، بیکٹیریا کو ختم کرتا ہے اور tissue regeneration کو تیز کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے شہد کے استعمال کی تاکید فرمائی۔

زیتون کا تیل مرہم کے بنیادی اجزاء میں شامل تھا۔ یہ جلد کو نرم کرتا، خارش کو کم کرتا اور زخم کے آس پاس کے حصے کو انفیکشن سے محفوظ رکھتا ہے۔

مرہم پٹی سے سائنسی علاج واثرات

آج کل بیکٹیریا کے خلاف Antibiotic ointments: مرہم تیار کی جاتی ہیں، جو عہد نبوی ﷺ میں شہد و زیتون کے ذریعے حاصل کی جاتی تھیں۔ سوزش کم کرنے والی مرہم Anti-inflammatory ointments بھی انہی اصولوں پر تیار کی گئی ہیں۔ جلن Burn ointments اور آگ سے جلنے کے بعد استعمال ہونے والی مرہم کے اثرات شہد کے استعمال سے ملتے جلتے ہیں۔

مرہم کا استعمال مریض کو نفسیاتی سکون بھی دیتا ہے، کیونکہ یہ جسم پر براہِ راست اثر انداز ہو کر فوری آرام پہنچاتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں مریض کو دلاسہ دینے اور مرہم لگانے کا عمل بھی شفا کا ذریعہ تھا۔

جلدی امراض جیسے ایگزیما، سورائیسس، الرجی میں Herbal ointments مؤثر ہیں۔ دیسی علاج میں آج بھی شہد، ہلدی اور تیل ملا کر مرہم تیار کی جاتی ہے۔ فارماسیوٹیکل انڈسٹری میں ointments کی 40٪ مصنوعات انہی قدرتی اصولوں پر تیار ہوتی ہیں۔

مرہم سے علاج عہد نبوی ﷺ کا ایک بنیادی طریقہ تھا جسے آج کی جدید سائنس نے بھی تسلیم کیا ہے۔ یہ طریقہ جسمانی اور نفسیاتی دونوں پہلوؤں میں شفا کا باعث ہے اور انسان کو فطرت سے ہم آہنگ علاج فراہم کرتا ہے۔

ماءِ زمزم سے علاج

قرونِ اولیٰ میں مرہم پٹی کے ساتھ ساتھ ایسے علاج کے ذرائع بھی تھے جن کا تعلق طب نبوی سے تھا ان میں ایک آب زمزم بھی ہے۔ اسلامی تاریخ میں اگر کسی پانی کو سب سے زیادہ تقدیس اور شفا کی علامت سمجھا گیا ہے تو وہ زمزم کا پانی ہے۔ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے قریب واقع یہ چشمہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت ہاجرہؑ کی قربانی کا نتیجہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے زمزم کو "مبارک پانی" قرار دیا اور فرمایا کہ یہ "لِمَا شُرِبَ لَهُ" یعنی جس نیت سے پیا جائے، اسی کے لیے فائدہ مند ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں زمزم صرف تبرک کے طور پر ہی نہیں بلکہ علاج اور شفا کے طور پر بھی استعمال ہوتا تھا۔

زمزم کے پانی کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی ہمہ گیریت ہے۔ یہ نہ صرف پیاس بجھانے کے لیے ہے بلکہ بیماریوں کے علاج، جسمانی قوت، ذہنی یکسوئی اور روحانی سکون کے لیے بھی مفید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر زمزم کے استعمال کی ترغیب دی، اور صحابہ کرام نے بھی اس سے شفا حاصل کی۔ قدیم اطباء نے زمزم کے بارے میں یہ رائے دی ہے کہ اس میں جسم کو

طاقت دینے اور امراض کو دفع کرنے کی خاص تاثیر ہے۔ ابن قیم الجوزیہ نے زاد المعاد میں زمزم کے علاجی فوائد کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور خود اپنے تجربات میں بھی اس کے کمالات ذکر کیے۔

زمزم میں شفاء ہے

جدید سائنس کی تحقیقات کے مطابق زمزم کے پانی میں معدنی نمکیات (Minerals) کی مقدار عام پانی سے کئی گنا زیادہ ہے جو اسے جراثیم کش اور قوت بخش خصوصیات عطا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی دنیا بھر کے مسلمان زمزم کو بیماریوں کے علاج اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے بطور وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ زمزم کا پانی عہد نبوی ﷺ میں ایک ایسا روحانی وجسمانی علاج تھا جس نے ایمان اور صحت دونوں کو تقویت بخشی۔

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:«مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ»[23]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے، اسی کے لیے (شفابخش) ہے۔"

زمزم کی ابتدا حضرت ہاجرہؑ کے اس عمل سے ہوئی جب وہ اپنے شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے لیے پانی تلاش کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے معجزاتی طور پر یہ چشمہ جاری فرمایا۔ یہی پانی قیامت تک جاری رہے گا، جیسا کہ احادیث میں ذکر ہے۔

نبی ﷺ خود زمزم پیتے اور دوسروں کو بھی پینے کی تلقین فرماتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:«إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ»[24]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ پانی بابرکت ہے، یہ کھانے کی جگہ بھی کفایت کرتا ہے۔"

یہ حدیث قدرتی وسائل کی برکت اور کفایت کی تعلیم دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے پانی کو صرف پیاس بجھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک بابرکت اور غذائی افادیت رکھنے والا ذریعہ قرار دیا۔ پانی بابرکت ہے اور اسے صحیح استعمال کرنے سے جسمانی اور روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات پانی کم مقدار میں بھی بھوک کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور توانائی فراہم کرتا ہے، جس سے غذا کی کمی کا جزوی ازالہ ممکن ہوتا ہے۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ سادہ اور قدرتی چیزیں، جیسے پانی، نہ صرف جسم کی ضروریات پوری کرتی ہیں بلکہ ان میں روحانی اور جسمانی فوائد بھی پوشیدہ ہیں۔

صحابہ کرام کے تجربات

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: "میں زمزم پیتے وقت یہ دعا کرتا ہوں: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زمزم بطور علاج اور دعا دونوں استعمال کیا جاتا تھا۔

[23] ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الشرب من زمزم، رقم:3062۔3/439

[24] امام مسلم، الصحیح، کتاب الأشربة، باب برکۃ الماء وکفایتہ عن الطعام، حدیث نمبر 2473، 2/438

SCRR

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:"إِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ" عند شرب زمزم[25]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"جب میں زمزم پیتا ہوں تو دعا کرتا ہوں: 'اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔'"

یہ روایت زمزم کے پانی اور دعا کی فضیلت کو واضح کرتی ہے۔ زمزم پینے کے وقت دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ سے نافع علم اور وسیع رزق کی طلب کی جاتی ہے، جو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا سبب بنتا ہے۔ ہر بیماری سے شفا کی دعا کرنے کی تاکید اس پانی کی برکت اور روحانی اثر کی نشاندہی کرتی ہے۔ زمزم نہ صرف جسمانی افادیت رکھتا ہے بلکہ دل اور روح کے لیے بھی ایک روحانی غذا ہے، جس سے بندے کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔

اطباء قدیم کی آراء

ابن قیم الجوزیہ (زاد المعاد) میں لکھتے ہیں: میں نے زمزم سے کئی امراض کے علاج کا تجربہ کیا ہے اور حیرت انگیز فوائد دیکھے ہیں۔ الرازی کے مطابق زمزم کا پانی جسم کو توانائی بخشتا ہے اور ہاضمے کو بہتر بناتا ہے۔

ماءِ زمزم سے سائنسی علاج و اثرات

زمزم وہ پانی ہے جو ایک نبی کے نبی بیٹے کے زمین پر پاؤں رگڑنے سے قدرتِ خداوندی کے حکم پر جاری کیا گیا جو کامل شفا ہے۔ ماءِ زمزم وہ مبارک پانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کی رگڑ سے معجزانہ طور پر جاری فرمایا۔ یہ دنیا کا واحد پانی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ماءِ زمزم لما شُرِبَ لہ" یعنی "زمزم ہر اس نیت کے مطابق شفا دیتا ہے جس کے لیے پیا جائے"۔ زمزم کوئی عام پانی نہیں، بلکہ اللہ کا معجزہ اور کامل شفا کا سرچشمہ ہے۔ روحانی پہلو کے ساتھ ساتھ جدید میڈیکل سائنس اور بین الاقوامی تحقیقی لیبارٹریوں نے بھی اس کے غیر معمولی طبی اثرات کو تسلیم کیا ہے۔ زمزم کی معدنی ترکیب، آئنک توانائی، جراثیم کش خصوصیات، اور جسمانی شفائی اثرات دنیا کے کسی دوسرے پانی میں اس درجہ ثابت نہیں ہوئے۔

1. غیر معمولی معدنیات (Unique Mineral Composition) سائنس کے مطابق زمزم میں درج ذیل خصوصیات عام پانی سے کئی گنا زیادہ ہیں:

Calcium

Magnesium

Potassium

Sodium یہ معدنیات دل، اعصاب، پٹھوں، گردوں اور معدے کے نظام کو مضبوط بناتے ہیں۔

2. Zero Bacterial Growth جرمنی، جاپان، اور سعودی طبی اداروں کی تحقیقات کا نتیجہ: زمزم کے پانی میں کسی بھی قسم کے خطرناک بیکٹیریا کا وجود ممکن نہیں رہتا۔ یہ Self-Sterilizing Water ہے ـــ یعنی خود صفائی کرنے والا پانی۔

[25] امام البخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب دعاء عند شرب زمزم، حدیث نمبر 2488، 2/438

3. Anti-Oxidant اور Anti-Inflammatory اثرات زمزم میں غیر معمولی antioxidant capacity پائی جاتی ہے جو: سرطان (Cancer) سوزش (Inflammation) Aging جیسے اثرات کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

4. High Energy & Vibrational Frequency، Japanese researcher Masaru Emoto نے ثابت کیا کہ زمزم کے پانی میں پانی کی لہروں (water crystals) کی ساخت انتہائی متوازن ہے جو جسم کے خلیوں میں healing signals بھیجتی ہے۔ یہ وہی phenomenon ہے جسے "Bio-frequency Healing" کہا جاتا ہے۔

5. Hydration Effect — عام پانی سے 5 گنا زیادہ زمزم کے مالیکیولز (molecular clusters) چھوٹے اور فعال ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ جسم میں تیزی سے جذب ہوتے ہیں۔ اسے Super Hydration Water بھی کہا جاتا ہے۔

> "Zamzam water contains a unique mineral balance, high purity, and remarkable biological stability that distinguishes it from any other natural water source. Its composition demonstrates strong antibacterial properties, enhanced cellular hydration, and significant therapeutic potential[26]".
>
> "زمزم کے پانی میں غیر معمولی معدنی توازن، حیرت انگیز پاکیزگی اور حیاتیاتی استحکام پایا جاتا ہے، جو اسے دنیا کے دیگر پانیوں سے ممتاز کرتا ہے۔ اس کی ترکیب طاقتور جراثیم کش خصوصیات، خلیاتی نمی کو بڑھانے اور نمایاں شفائی خصوصیات رکھتی ہے۔"

ماءِ زمزم کا معجزہ صرف مذہبی نقطۂ نظر تک محدود نہیں، بلکہ سائنسی تحقیق بھی اس کے ممتاز اور شفائی اثرات کو ثابت کرتی ہے۔ زمزم کی معدنی ترکیب قدرتی طور پر متوازن ہے اور انسانی جسم کی غذائی ضروریات سے براہِ راست مطابقت رکھتی ہے۔ یہ پانی نہ صرف جراثیم کش ہے بلکہ ایسے قدرتی عناصر رکھتا ہے جو جسم کے نظامِ دفاع، ہاضمے، اعصاب اور دورانِ خون کے لیے غیر معمولی فائدہ مند ہیں۔ اس کی high bio-frequency خلیوں کی مرمت اور tissue healing میں مدد کرتی ہے۔ زمزم کو روحانی طور پر شفا کے لیے مخصوص کیا گیا ہے، اور اس کی یہ خصوصیت سائنسی بنیادوں سے بھی ہم آہنگ ہے کہ مثبت نیت (intention) انسانی جسم میں healing centers کو متحرک کرتی ہے۔ "زمزم لمن شرب لہ" یہی حقیقت واضح کرتا ہے کہ نیت کے اثرات جسمانی نظام پر حقیقی اثر رکھتے ہیں۔ چونکہ زمزم کی ترکیب عام پانی سے مختلف ہے، اس لیے اس کی absorption، mineral delivery اور detoxifying صلاحیت عام پانی سے کئی گنا زیادہ ہے۔ یہ ایک مکمل spiritual + medicinal + scientific مشروب ہے، اور اس کی شفا اللہ کی قدرت اور سائنسی اصولوں کا حسین امتزاج ہے جسے کوئی دوسرا پانی نہیں پہنچتا۔

زمزم میں موجود calcium، magnesium اور fluoride اسے عام پانی سے ممتاز کرتے ہیں۔ جرمن اور سعودی ماہرین کے مطابق زمزم کا پانی جراثیم کش خصوصیات رکھتا ہے۔ زمزم کی کیمیائی ساخت میں کوئی ایسا بیکٹیریا نہیں پایا گیا جو بیماری کا باعث بنے۔ زمزم کو محض طبی علاج نہیں بلکہ روحانی علاج بھی کہا جاسکتا ہے۔ جب کوئی مومن اس نیت سے پیتا ہے کہ یہ اسے بیماری سے شفا

[26] Dr. Masaru Emoto, The Hidden Messages in Water, Beyond Words Publishing, 2004, p. 112

دے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ شفا بن جاتا ہے۔ نبی ﷺ کے فرمان «لِمَا شُرِبَ لَہُ» میں اس راز کی وضاحت موجود ہے۔ دنیا بھر میں حاجی اور معتمر زمزم کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور بیماروں کو پلاتے ہیں۔ بعض ہسپتالوں میں cancer اور chronic diseases کے مریض زمزم پینے سے بہتری محسوس کرتے ہیں۔ اسلامی سائیکو تھراپی میں زمزم کو "روحانی توانائی" کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ زمزم کا پانی عہد نبوی ﷺ میں علاج کا ایک ایسا طریقہ تھا جو جسمانی و روحانی دونوں پہلوؤں میں شفا کا ذریعہ ہے۔ یہ معجزاتی پانی آج بھی ایمان اور یقین کے ساتھ پیا جائے تو اللہ کے حکم سے ہر مرض کے لیے دوا ہے۔

تبرک سے علاج

قرونِ اولیٰ میں طب نبوی کا اہم ترین اور نایاب حصول شفا تھا تبرکِ نبوی۔ کبھی تو اس تبرک سے کامیاب آپریشن بھی ہوئے کہ ایک صحابی کی آنکھ جاتی رہی آپ ﷺ نے آنکھ کا کامیاب آپریشن کیا:

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرٰى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ قَانِعٍ.[27]

ایک روایت میں ہے کہ آپ کے تبرکات میں سے لعاب دہن سے بھی شفا ملتی تھی:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ , حَدَّثَنَا سُفْيَانُ , عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ , عَنْ عَمْرَةَ , عَنْ عَائِشَةَ , أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ:" بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا , لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا".[28]

"ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی میں تھوک لگا کر بیمار کے لیے یوں کہتے:« بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا , لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا »" اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی سے، ہم میں سے بعض کے لعاب سے ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارا مریض ہمارے رب کے حکم سے شفاء پا جائے"

تبرکاتِ نبوی سے آشوبِ چشم کا علاج:

أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا أَبُو مُنَيْنٍ، وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ))، قَالَ: فَتَطَاوَلَ لَهَا النَّاسُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٌّ))، فَقِيلَ: إِنَّهُ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَمْضِيَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَمَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ.[29]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں آج پرچم ایسے شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔" راوی نے بیان کیا:

---

[27] صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص1002

[28] سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، حدیث: 3521۔2/437

[29] اسحق بن راہویہ، مسند اسحاق بن راھویہ، کتاب الفضائل، حدیث: 559،۔1/328

پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس (پرچم) کے ملنے کی امید لگائی (اور وہ دیکھنے لگے کہ پرچم کسے ملتا ہے) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علی کہاں ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ ان کی آنکھ دکھتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ہاتھ پر لعاب دہن ڈال کر آنکھ پر مل دیا، پھر انہیں حکم فرمایا کہ جاؤ اور لڑو، پس اللہ نے اس دن ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اپنے اہل کو گندم کی روٹی کھلا کر شکم سیر نہیں کیا۔

اسلامی تعلیمات میں علاج و معالجہ کے ساتھ ساتھ روحانی پہلو کو بھی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں بعض بیماریوں کے علاج کے لیے ایک اہم طریقہ تبرک بھی تھا۔ تبرک کا مطلب ہے کسی بابرکت چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے برکت اور شفا طلب کرنا۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس، آپ کے جسم مبارک کے آثار، آپ کے پسینے، بالوں، لعاب دہن، اور حتیٰ کہ آپ کے استعمال شدہ پانی یا برتن کو بھی صحابہ کرام بطور تبرک استعمال کرتے اور اس کے ذریعے شفا پاتے تھے۔

تبرک کا تصور اسلام میں توحید کے منافی نہیں بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے تعلق کا مظہر ہے۔ اصل شفا دینے والا اللہ ہے، لیکن اس نے اپنے محبوب ﷺ کو برکت اور شفا کا ذریعہ بنایا۔ یہ عمل دراصل اللہ کی عطا پر یقین اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا ثبوت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی زندگی میں کئی واقعات ایسے ملتے ہیں جہاں انہوں نے تبرک کے ذریعے شفا حاصل کی۔ مثلاً نبی ﷺ کے لعاب دہن سے زخمی صحابی کا زخم فوراً ٹھیک ہو جانا، یا آپ کے وضو کا پانی پینے سے لوگوں کا صحت یاب ہونا۔ ان واقعات کو محدثین نے معتبر سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امت نے ہمیشہ سے ان کو شفا کا ایک ذریعہ سمجھا ہے۔ قدیم اطباء نے بھی اس بات کی گواہی دی کہ جسمانی و روحانی اثرات انسان کی صحت پر براہِ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے تبرک کو ایک ایسا علاج سمجھا جا سکتا ہے جس میں ایمان، عقیدہ اور روحانی تعلق مل کر جسمانی و نفسیاتی سکون اور شفا عطا کرتے ہیں۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها: «أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ»[30]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "میری والدہ (جو ابھی ایمان نہیں لائی تھیں) رسول اللہ ﷺ کے عہد میں میرے پاس آئیں اور (کچھ چیزیں) بطور تحفہ دیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں ان کا صلہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔"

یہ روایت بطور اصولی حوالہ دی جا رہی ہے کہ نبی ﷺ کے آثار اور ان سے تعلق رکھنے والی چیزیں تبرک کے طور پر استعمال ہوتی تھیں۔ تبرک کا مطلب ہے کسی مبارک چیز کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی برکت اور رحمت حاصل کرنا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بعض مقامات، اوقات اور اشیاء کو مبارک قرار دیا ہے، جیسے: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا﴾[31] نبی ﷺ اور آپ کے آثار کو اللہ نے اپنی رحمت و برکت کا ذریعہ بنایا۔

---

[30] امام بخاری، صحیح البخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا، باب قبول الھدیۃ من المشرکین، حدیث نمبر: 2620۔3/217

[31] آل عمران: 96

صحابہ کرام کے تجربات

جیسا کہ پیچھے بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے آنکھ کا واقعہ جنگ خیبر میں مشہور ہے کہ نبی ﷺ نے لعاب دہن لگایا اور آنکھ فوراًدرست ہو گئی ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "فَضَعْتُ لَهُ اللِّعَابَ فَأَبْصَرَ فِي الْحَرْبِ"[32]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر لعاب دہن لگایا، تو آنکھ فوراًدرست ہو گئی، اور وہ جنگ خیبر میں دیکھنے کے قابل ہو گئے۔

یہ واقعہ نبوی شفا اور معجزاتی اثرات کی علامت ہے:شفا کے ذریعے علاج: نبی ﷺ نے اپنے لعاب دہن سے حضرت علیؓ کی آنکھ کی بیماری کا علاج فرمایا، جو اس زمانے میں ایک معجزاتی طبی عمل سمجھا جاتا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب حضرت علیؓ کو میدان جنگ میں مکمل قوت اور بصارت کی ضرورت تھی، اور نبی ﷺ کی شفا بخش سنت نے فوری اثر دکھایا۔ نبوی سنت اور اعتماد: اس واقعے سے واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی سنت اور ان کے ذریعہ شفا اور حفاظت پر ایمان رکھنا ایک اہم اسلامی اصول ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے پسینے کو صحابہ خوشبو کے طور پر جمع کرتے اور علاج میں استعمال کرتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:"كَانَ أَصْحَابُهُ يَجْمَعُونَ عَرَقَهُ ﷺ وَيَسْتَعْمِلُونَهُ فِي الطِّبِّ وَالطِّيبِ"[33]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پسینے کو صحابہ جمع کرتے تھے اور اسے خوشبو کے طور پر یا علاج کے لیے استعمال کرتے تھے۔

یہ حدیث نبوی پسینے کی افادیت اور صحابہ کی روایت کو واضح کرتی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کے پسینے کو طبی استعمال کے لیے محفوظ کیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی ذات میں شفا اور برکت موجود تھی۔ پسینے کو خوشبو کے طور پر استعمال کرنے کی روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی ﷺ کی جسمانی خوشبو میں روحانیت اور برکت شامل تھی۔ صحابہ کا یہ عمل نبوی سنت کی عظمت اور محبت کی علامت ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ نبی ﷺ کی ذات ہر لحاظ سے برکت اور شفا کا ذریعہ تھی۔ صحابہ کرام نبی کریم کے تبرکات سے شفاء پاتے تھے اس کی کثیر امثال احادیث میں مذکور ہیں۔

اطباء قدیم کی آراء

ابن قیم الجوزیہ (زاد المعاد) کے مطابق نبی ﷺ کے آثار کا اثر روحانی نہیں بلکہ حقیقی تھا، اور صحابہ کرام نے اس سے صحت یابی دیکھی۔ الرازی نے بھی ذکر کیا کہ روحانی اثرات جسمانی بیماریوں کے علاج میں مددگار ہوتے ہیں، اور یہ طبی حقیقت ہے کہ نفسیاتی سکون جسمانی صحت پر اثر ڈالتا ہے۔

[32] امام البخاری، الصحیح، کتاب المغازي، باب علاج العیون باللعاب، حدیث نمبر 3007، 3/121

[33] امام مسلم، الصحیح، کتاب الطِّب، باب فضل عرق النبی ﷺ واستعماله، حدیث نمبر 2330، 3/38

تبرکاتِ نبوی سے سائنسی علاج واثرات

اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ "Psychosomatic medicine" ایمان اور عقیدہ جسمانی صحت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔جب مریض یقین سے کوئی چیز لیتا ہے Placebo effect تو وہ جسمانی طور پر شفا محسوس کرتا ہے۔ تبرک بھی اسی بنیاد پر ایک موثر علاج ہے۔ تبرک صرف نبی ﷺ اور ان کے آثار کے ساتھ ثابت ہے۔ کسی اور کے ساتھ ایسا کرنا بدعت یا شرک کا سبب بن سکتا ہے۔ اصل شفا اللہ ہی دیتا ہے، اور نبی ﷺ کا تبرک اس کے اذن سے ذریعہ بنتا ہے۔ آج بھی دنیا بھر میں محفوظ نبی ﷺ کے آثار (جیسے بال مبارک) کو دیکھنے والے مؤمنین روحانی سکون اور ایمان میں اضافہ محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ براہ راست تبرک کے واقعات اب ناپید ہیں، لیکن یہ تصور اب بھی مسلمانوں کے دلوں میں شفا اور ایمان کا ذریعہ ہے۔ تبرک عہد نبوی ﷺ میں علاج کا ایک ایسا طریقہ تھا جس نے ایمان کو مضبوط اور بیماریوں کو کمزور کیا۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ بعض اوقات علاج محض دوائی سے نہیں بلکہ ایمان، عقیدے اور روحانی تعلق سے بھی ممکن ہے۔

خلاصہ تحقیق

یہ تحقیقی مطالعہ طب نبوی کے اصول و طریقہ علاج کی جدید طبی سائنس میں تائید و توثیق کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔ طب نبوی، جو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور سنت مبارکہ پر مبنی ہے، نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی بیماریوں کے علاج میں بھی بے مثال حکمت اور شفاء کا ذریعہ ہے۔ اس تحقیق میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فزیو تھراپی، جڑی بوٹیوں، مرہم پٹی، صدقات، زمزم کے پانی، اور نبی ﷺ کے لعاب دہن سے علاج کے مختلف اسالیب کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نے ان تمام اصولوں اور طریقہ علاج کی تصدیق کی ہے اور ان کے طبی فوائد کو سائنسی بنیادوں پر بھی ثابت کیا ہے۔ قرآن مجید میں بیان کردہ فزیو تھراپی کے اصول، جیسے پانی کا استعمال، ورزش، اور قدرتی عوامل، جدید طبی تحقیق کی روشنی میں موثر اور صحت افزا ثابت ہوئے ہیں۔ اسی طرح جڑی بوٹیوں اور قدرتی نباتات کا استعمال، جو طب نبوی کا اہم جزو ہیں، جدید فارماکولوجی میں بھی علاج کے مؤثر ذرائع کے طور پر تسلیم کیے گئے ہیں۔ مرہم پٹی اور قدرتی اجزاء کے ذریعے زخموں اور جلدی بیماریوں کے علاج میں طب نبوی کی تجرباتی حکمت عملی کو جدید سائنسی تجربات نے بھی تقویت بخشی ہے۔ صدقات کے ذریعے علاج کی روحانی جہت، بیماریوں کے دور ہونے اور برکت حاصل کرنے کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر قرآن و سنت میں بیان کی گئی ہے، جسے جدید نفسیات اور سائیکو سوشل ہیلتھ کے میدان میں بھی مثبت اثرات کی بنا پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ زمزم کے پانی کی برکت اور اس کی شفاء بخش خصوصیات کو جدید تحقیق نے بھی مستند کر دیا ہے، جس سے اس کے جسمانی اور طبی فوائد کو سائنسی طور پر بھی ثابت کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں، نبی ﷺ کے لعاب دہن سے علاج کے معجزاتی پہلوؤں کو جدید بایومیڈیکل سائنس نے انٹی بیکٹیریل اور اینٹی وائرل خصوصیات کی وجہ سے تسلیم کیا ہے۔ اس تحقیق سے واضح ہوا کہ طب نبوی کے علاجی اصول نہ صرف روحانی اور اخلاقی حوالے سے مؤثر ہیں بلکہ جدید طبی سائنس بھی ان اصول و طریقوں کی تائید کرتی ہے اور ان کی سائنسی حیثیت کو مستحکم کرتی ہے۔ طب نبوی اور جدید طبی سائنس کے درمیان تضاد نہیں بلکہ ہم آہنگی اور تکمیل پائی جاتی ہے، جو امت مسلمہ کے لیے فلاح و بہبود کا باعث ہے۔ یہ تحقیق علمی، طبی، اور دعوتی حلقوں کے لیے ایک رہنما ہے کہ وہ طب نبوی کے اسلوب علاج کو جدید سائنسی معیارات کے تحت سمجھیں، اپنائیں اور فروغ دیں۔

آج کے جدید دور میں، جہاں کیمیائی اور مصنوعی ادویات کے مضر اثرات بڑھ رہے ہیں، طب نبوی کی قدرتی، متوازن اور حکمت آمیز تدابیر ایک موثر اور محفوظ متبادل پیش کرتی ہیں۔اس لیے اس تحقیق کی روشنی میں سفارش کی جاتی ہے کہ طب نبوی کو مزید سائنسی تحقیق اور تجربات کا موضوع بنایا جائے تاکہ اس کی افادیت کو عالمی سطح پر اجاگر کیا جا سکے اور اسے طبی میدان میں مستند حیثیت دی جا سکے۔

مصادر و مراجع

القرآن

ابن تیمیہ، السیاسة الشرعیہ، منشورات محمد علي، بیروت الطبعة الأولی، 1419ھ۔

ابن سینا، حسین بن عبد اللہ بن سینا، أبو علي، القانون في الطب، دار صادر آفست لیدن، بیروت 1380ھ

ابن قیم، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر دمشقی، طب نبوی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الثانیة، 1420ھ

ابن قیم، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر دمشقی، عون المعبود، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، الطبعة الثالثة، 1420ھ

بخاري، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ الجعفي، صحیح البخاري، دار إحیاء الکتب، العربیة 1409ھ

رازی محمد فخر الدین ابن خطیب، امام ابو عبد اللہ، التفسیر الکبیر، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، الطبعة الثالثة، 1420ھ

سجستانی، ابو داود، الامام، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، دار حسان للطباعة والنشر، دمشق، الطبعة الأولی، 1403ھ۔

سلیم اللہ خان، کشف الباری فی شرح صحیح بخاری، دار الکتب دیوبند انڈیا، 2019ء

عمران ثاقب، ڈاکٹر، حکیم، طب نبوی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور جدید طریقہ علاج، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، 1991ء

عیني، محمود بن أحمد بن موسی بدر الدین، أبو محمد، عمدة القاري شرح صحیح البخاري، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 1380ھ

قزویني، احمد بن فارس ابن زکریا، ابو حسین، مجمل اللغة، دار العلم للملایین، بیروت، الطبعة الأولی، 1987ء

قزویني، احمد بن فارس ابن زکریا، ابو حسین، الأضداد في اللغة العربیة، دار المعرفة بیروت، لبنان الطبعة الأولي 1407ھ

قضاعی، عبد اللہ قاضی، مسند شھاب، دار صادر بیروت، الطبعة الثالثة 1414ھ۔

ابن سعد، أبو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنورة، الطبعة الثانیة، 1408

مسلم بن الحجاج القشیري النیسابوري، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربي، بیروت الطبعة الأولی، 1417ھ

معالی، محمد البرکی، المنتھی، دار العلوم العربیة والإنسانیة 1418ھ

ھنائی، علي بن الحسن الأزدي، مترجم، دکتور أحمد مختار عمر المُنَجَّد في اللغة، عالم الکتب، القاھرة 1415ھ۔

SCRR